کلمہ توحید

لا إله إلا الله

اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا (برحق) معبود نہیں

ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش

کلمہ توحید

لا إله إلا الله

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا (برحق) معبود نہیں

ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش

کتاب کا نام : کلمہ توحید (لاالہ الااللہ)

مؤلف : ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)

قیمت : بالکل مفت

صفحات : 20

سن اشاعت : شعبان 1437ھ | May 2016

ناشر : اصحاب الحدیث (AshabulHadith.com)

© حقوق برائے ناشر محفوظ

یہ دستاویز ایک آن لائن کتاب ہے جسے اصحاب الحدیث (AshabulHadith.com) نے نشر کیا ہے۔ اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ مفت فراہم کرنے کے لئے فارمیٹ اور ڈیزائن کیا گیا ہے۔

اصحاب الحدیث اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے، اس کی تقسیم، طباعت، فوٹو کاپی اور/ یا الیکٹرونک ذرائع کے ذریعہ اس کی تقسیم اور اس کے مواد کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس سے مالی طور پر منفعت حاصل نہ کی جائے، سوائے اس حالت میں جب کہ ناشر سے اس کی خاص اجازت حاصل کی گئی ہو۔ اس کتاب سے ذکر کئے گئے حوالے کو ناشر (اصحاب الحدیث) کی طرف ضرور منسوب کریں۔

فہرست

کلمہ توحید کا معنیٰ اور ترجمہ 4

کلمہ توحید کے ارکان 4

کلمہ توحید کی شرطیں 10

کلمہ توحید کا خلاصہ 16

کلمہ توحید کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ 16

خلاصہ کلام 16

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمہ توحید کا معنی اور ترجمہ

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہے۔کلمہ توحید کا صحیح معنی ''لا معبود بحق الا اللہ'' ہے۔کلمہ توحید کا ترجمہ ہے : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا (برحق) معبود نہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمہ توحید میں جو معنی ہمیں جاننا ہے وہ الہ کا معنی ہے۔الہ کا کیا معنی ہے؟ معبود اور برحق۔معبود کا لفظ کہاں سے آیا؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿أَن لَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ﴾

''کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے'' (ھود:26)

اس آیت میں الہ کی جگہ تعبدوا ہے۔یہاں سے پتا چلتا ہے کہ الہ کا معنی معبود ہے۔اور برحق کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْكَبِيرُ﴾

''یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی پکارتے ہیں وہ باطل ہے بیشک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا ہے''۔ (الحج:62)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی حق معبود ہے۔باقی سارے باطل معبود ہیں۔ جب کلمہ توحید کو عربی گرائمر کے اعتبار سے اعراب کرتے ہیں تو لا الہ الا اللہ، میں لا نافیہ للجنس ہے۔الہ اسم لا ہے۔تو خبر لا کہاں پر ہے؟ لا کی خبر محذوف ہے۔اور جو خبر ہے اسے کہتے ہیں برحق۔تو عربی گرائمر کے اعتبار سے برحق کا لفظ معروف و موجود ہے اور قرآن کی اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد برحق معبود ہے۔

کلمہ توحید کے ارکان

کلمہ توحید کے دو ارکان ہیں۔پہلا رکن ہے نفی، نفی کا معنی ہے انکار کرنا۔دوسرا رکن ہے اثبات جسے ہم اقرار کرنا کہتے ہیں۔رکن سے مراد، جس چیز کو بیان کیا جا رہا ہے اس کے بنیادی حصے ہوتے

ہیں، جس کے بغیر وہ چیز قائم نہیں ہوسکتی۔ جیسے کہ گھر ہے۔ بلڈنگ کے ستون ہوتے ہیں۔ستون کو رکن کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی بلڈنگ بغیر ستون کے قائم نہیں ہوسکتی۔اسی طرح سے کلمہ توحید کے بھی دو ارکان ہیں۔

پہلا رکن: نفی (انکار) کرنا

ہمیں کس چیز کا انکار کرنا ہے؟ ہر باطل معبود کی عبادت کا انکار کرنا ہے، چاہے وہ معبود پتھر ہو یا درخت، سورج ہو یا چاند، فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء۔ الغرض کوئی بھی معبود ہو ہمیں اس کا انکار کرنا ہے۔

1۔بتوں کو، پتھروں کو اور درختوں کو معبود بنایا گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى ﴿١٩﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى ﴿٢٠﴾﴾

”کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔اور منات تیسرے پچھلے کو“۔ (النجم:19-20)

یہاں دیکھنے سے مراد ہے غور وفکر کرنا۔ کیا ان پر غور وفکر کیا؟ غور وفکر کرنے کا کیا معنی ہے؟ کہ ان کی حقیقت جان لو۔ لات سفید رنگ کا ایک پتھر تھا جو اہل طائف کا معبود تھا۔عزیٰ مکہ اور طائف کے درمیان ایک درخت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی۔منات مشرکین کی ایک پتھر کی دیوی تھی جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔لات، عزیٰ اور مناۃ کی یہ حقیقت ہے، لیکن یہ تو پتھر، درخت اور بت ہیں۔تو کیا اہل عرب کم عقل تھے کہ وہ درختوں کو کاٹ کر اور پتھروں کو تراش کر بت بنائیں اور پھر ان کو سجدہ کریں اور ان کی عبادت کریں؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: {أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى ١٩} میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ان کی حقیقت کیا ہے؟ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے۔عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ لات ایک (نیک اور صالح) بزرگ تھا جو حاجیوں کے لئے ستو گھولا کرتا تھا، جب وہ مر گیا تو اس کا بت بنا دیا گیا۔ ان لوگوں نے اس کی عبادت کرنا شروع کر دی۔ حقیقتاً ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر، نوح علیہ السلام کی قوم کے بت تھے۔جن کی وجہ سے دنیا میں سب سے پہلے شرک ہوا۔ یہ سارے کے سارے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ جب وہ مر گئے تو ان کی یاد اور محبت میں ان کے بت بنا دئے گئے اور جب علم جاتا رہا تو ان کی عبادت کی گئی۔
(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ نوح)

2۔سورج اور چاند کو معبود بنایا گیا :اس کی دلیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾

''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں۔تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو۔''(فصلت : 37)

اگر تم واقعی ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہو تو پھر ان چیزوں کی عبادت نہیں کی جاتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور مخلوق کبھی خالق کا درجہ نہیں لے سکتی۔ اس لئے عبادت کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ان مخلوقات کے لیے کوئی بھی عبادت صرف کرنا، چاہے سجدہ ہو یا کوئی بھی عبادت وہ جائز نہیں ہے۔

3۔فرشتوں اور انبیاء کو معبود بنایا گیا :اس دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو فرشتوں اور انبیاء کو پکارتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾

''اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم دے کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔''(ال عمران:80)

فرشتوں اور انبیاء کی عبادت کی گئی ہے۔ان کو بھی رب بنایا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا محض شیطان رجیم کا راستہ اور حکم تھا۔جس پر عمل کرتے ہوئے بعض لوگوں نے فرشتوں اور بعض انبیاء (علیھم الصلاۃ والسلام) کو معبود بنایا۔

4۔اولیاء کو معبود بنایا گیا :ایسا وقت بھی دنیا میں آیا جب بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں کو، اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴾

’’جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔‘‘ (الاسراء: 57)

ایک گروہ تھا جو جنوں کی عبادت کرتا تھا، جنوں کا یہ گروہ تائب ہوا، اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور اللہ تعالیٰ کے نیک ولی بن گئے۔ لیکن جو لوگ ان جنوں کو پکارتے تھے ان کی ہدایت اور اصلاح کے بعد بھی ان کو معبود بناتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اور ان کی خبر دی۔ تعجب ہے کہ ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نیک، متقی اور پرہیز گار لوگوں کو معبود بنالیا۔ اور وہ متقی اور پرہیز گار لوگ ان سے بری ہیں جنہوں نے ان کو معبود بنایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے ان کو معبود بنا رہے ہیں۔ حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ سے دوری کا راستہ اختیار کرچکے ہیں۔ نزدیکی کا راستہ تو توحید کا ہے۔ شرک کا راستہ کبھی بھی تقرب الٰہی کا راستہ نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھیں! ہر باطل معبود کی عبادت کا انکار کرنا فرض ہے۔ اور یہ سارے کے سارے باطل معبود ہیں چاہے درخت ہوں، پتھر ہوں یا بت ہوں یا چاند سورج ہوں یا فرشتے، انبیاء یا اولیاء ہوں۔ یہ سارے کے سارے برحق معبود نہیں ہوسکتے۔ اگر کسی نے ان کی عبادت کی ہے تو یہ ان کی عبادت سے بری ہیں۔

دوسرا رکن: اثبات (اقرار) کرنا:

ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بجالانا ہے۔ (جیسے کہ) نماز، زکوٰۃ، حج اور دعا یہ سب عبادات ہیں۔

1۔ نماز اور زکوٰۃ عبادات ہیں ان کی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾

’’انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، یہی ہے دین سیدھی ملت کا‘‘ (البینہ: 5)

سچے دین میں اخلاص، نماز اور زکوٰۃ عبادات ہیں اور ان عبادات کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے صرف

کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

2۔حج عبادت ہے اس کی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

"اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے"(ال عمران:97)

اللہ تعالیٰ سب سے غنی ہے۔بے نیاز ہے اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ہم عبادت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ہمیں فرق ضرور پڑتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے رب کو حساب دینا ہے۔

3۔دعا عبادت ہے اس کی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾

"اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم پہنچ جائیں گے"۔
(غافر:60)

سبحان اللہ! بات دعا کی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری عبادت نہیں کرتے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جو مجھے نہیں پکارتے، مجھ سے دعا نہیں کرتے، اس سے یہ ثابت ہوا کہ دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

4۔مدد طلب کرنا عبادت ہے اس کی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

"ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں" (فاتحہ:4)

ہر اس کام پر مدد طلب کرنا جس پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے عبادت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ جن کاموں میں مخلوق بھی قادر ہو، حاضر ہو، اور زندہ ہو تو ان کی مدد لی جا سکتی ہے، یہ شرک نہیں ہے۔امور دو قسم کے ہوتے ہیں۔بعض ایسے امور ہیں جن پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ جیسے کہ رزق دینا، اولاد دینا، شفا

دینا۔ کوئی مخلوق اس پر قادر نہیں ہے۔ تو کسی مخلوق سے مدد طلب نہیں کرسکتے کہ رزق دے یا شفا دے۔ بعض امور جن پر مخلوق قادر ہو ان شرطوں کے ساتھ کہ وہ زندہ ہو، اور حاضر ہو مدد طلب کی جاسکتی ہے۔

5۔ پناہ طلب کرنا (الاستعاذہ) عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ ہم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالی سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہمیں شیطان مردود کے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طریقے سے معوذتین میں ہم پڑھتے ہیں، ''قل اعوذ برب الفلق''، ''قل اعوذ برب الناس''۔ ہم اللہ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں۔ مخلوق سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے ان تین شرطوں کے ساتھ کہ زندہ ہو، حاضر ہو، قادر ہو۔

6۔ قربانی عبادت ہے، اس کی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾

''پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر'' (الکوثر:2)

اللہ نے نماز کو قربانی سے جوڑ دیا ہے۔ نماز عبادت ہے تو قربانی بھی عبادت ہے۔ اگر نماز اللہ تعالی کے لئے پڑھنی ہے تو قربانی بھی صرف اللہ تعالی کے لئے ہی کرنی ہے۔ نہ کسی پیر کے لئے، نہ کسی درگاہ پر اور نہ کسی ولی یا نبی کے نام پر قربانی کرنی ہے۔

7۔ نذر و نیاز عبادت ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴾

''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے'' (الانسان:7)

8۔ امید عبادت ہے اس کی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴾

''تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔'' (الکہف:110)

9۔توکل عبادت ہے اس کی دلیل اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوٓا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾

''اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالی ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے'' (المائدہ:23)

ہر عبادت صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے کرنا ہم پر فرض ہے۔ یہ دوسرا رکن ہے کلمہ توحید کا، ''الا اللہ''۔آپ اس وقت تک اس کا اقرار نہیں کرسکتے، اسے ثابت نہیں کرسکتے، اس پر عمل نہیں کرسکتے جب تک آپ یقین کے ساتھ نہ جان لیں کہ جتنی بھی عبادات ہیں ان سب کا حقدار صرف اور صرف اللہ تعالی ہے۔

کلمہ توحید کی شرطیں

کلمہ توحید کی آٹھ شرطیں ہیں۔

1۔علم :لاالہ الااللہ کے معنی اور مفہوم کا علم ہونا، جس کی ضد جہالت ہے۔

2۔یقین :لاالہ الااللہ کے معنی اور مفہوم پر یقین ہونا جس کی ضد شک ہے۔کلمہ توحید کا جو معنی ہم نے جان لیا، کہ لامعبود بحق الا اللہ'' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' اب اس پر یقین بھی کرنا ہے۔شک نہیں ہونا چاہیئے کہ اس معنی کے سوا کوئی اور معنی بھی ہوسکتا ہے۔ یا اس معنی کے ساتھ کوئی اور معنی بھی ہوسکتا ہے۔ایک ہی معنی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

3۔اخلاص :لاالہ الااللہ کا اقرار اخلاص کے ساتھ کرنا۔جس کی ضد شرک ہے۔

4۔محبت :لاالہ الااللہ کا اقرار محبت کے ساتھ کرنا اور اس کی ضد بغض ہے۔

5۔سچائی :لاالہ الااللہ کا اقرار سچائی کے ساتھ کرنا جس کی ضد جھوٹ ہے۔

6۔قبول :لاالہ الااللہ کے تقاضوں کو قبول کرنا جس کی ضد رد کرنا ہے۔

7۔انقیاد :لاالہ الااللہ اور اس کے تقاضوں کے ساتھ عملی اتباع کرنا جس کی ضد چھوڑنا ہے۔

8۔طاغوت کا انکار :لاالہ الااللہ کے اقرار کے ساتھ باطل معبودوں کا انکار کرنا۔

ان آٹھ شرائط کے دلائل موجود ہیں۔علماء کے بیان کردہ اقوال ہیں۔لوگوں کی ایجاد کردہ نہیں ہیں۔

پہلی شرط: علم

اگر اس علم کے مفہوم کو نہیں جانتے کہ کلمہ توحید کا اصل معنی ’’اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں‘‘ ہے۔ تو پھر آپ اس کلمہ کی معرفت سے جاہل ہیں۔ اور اگر آپ نے جان لیا تو آپ اس کے معنی کا علم رکھتے ہیں۔ اگر کل تک نہیں جانتے تھے تو آج جان لیں کہ کلمہ توحید کا معنی کیا ہے۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا برحق معبود نہیں ہے۔ اس کی دلیل میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ﴾

’’پس جان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں‘‘ (محمد:19)

دوسری شرط: یقین

کلمہ توحید کے جس مفہوم کو جان لیا، اس پر یقین بھی ہونا چاہیئے۔ ساری دنیا ایک طرف ہو جائے اور دل سے یقین کو نکالنا چاہے، اور اس مفہوم کے علاوہ کوئی اور مفہوم سمجھانا چاہے، تو سب کا رد کر دینا، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کلمہ توحید کا یہی مفہوم ہے۔ اور اس یقین کی دلیل میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴾

’’مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے۔ اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں‘‘ (الحجرات:15)

ایمان کے بعد شک کی گنجائش نہیں۔ یہ دلیل ہے کہ ایمان یقین کی بنیاد پر ہوتا ہے اور یقین کے بغیر شک باقی رہ جاتا ہے۔ دین کی بنیاد کلمہ توحید پر شک کرنا کفر ہے۔ اور اس علم پر ہمیں یقین ہونا چاہیئے۔ علم بغیر یقین کے بے فائدہ ہے۔ یہ شرط ہے۔ اور اس کی دلیل بھی ہے اور تعلیل بھی۔

تیسری شرط: اخلاص

جب ہم اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہیں، تو دل کے یقین اور زبان کے اقرار کے ساتھ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی ہم تیرے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔ اخلاص کی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴾

”اوران کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے“ (البینہ:5)

چوتھی شرط: محبت

اخلاص تو ہے لیکن کیا اس کلمہ سے محبت ہے؟ (ترتیب ضروری ہے، علم، یقین، اخلاص پھر محبت) کلمہ توحید سے محبت، اس کے مفہوم سے محبت، اور جو اس مفہوم کو جاننے والے موحدین ہیں، ان سے بھی محبت ہونی چاہئے۔ محبت کی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ﴾

”اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک بناتے ہیں اور ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے محبت کرنے والے ہیں۔“ (البقرہ:165)

جو اللہ تعالی کے دوست ہیں اور اللہ تعالی پر ایمان لے کر آئے ہیں، وہی سچے مومن ہیں اور اللہ تعالی سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالی ان سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔

پانچویں شرط: سچائی

محبت تو ہے لیکن کیا سچی بھی ہے؟ کیا ہر محبت سچی ہوتی ہے؟ محبت جھوٹی بھی تو ہو سکتی ہے۔ لا الہ الا اللہ کا اقرار سچائی کے ساتھ کرنا جس کی ضد جھوٹ ہے۔ اس کی دلیل، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴾

”اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔“ (البقر:8)

وہ زبان سے تو جھوٹ کہتے ہیں، سچے دل سے نہ انہوں نے ایمان قبول کیا، نہ اللہ تعالی پر ایمان لائے اور نہ ہی آخرت پر ان کا ایمان ہے۔

چھٹی شرط: قبول

زبان سے قبول کرنا، اقرار کرنا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾

''ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو غرور کرتے تھے۔'' (الصافات:35)

زبان سے لا الہ الا اللہ (یعنی اللہ تعالی کے سوا کوئی سچا معبود نہیں) کا اقرار نہیں کرتے تھے۔ رد کر دیتے تھے۔ زبان سے اقرار کرنا بھی شرط ہے کلمہ توحید کی شرطوں میں سے۔

ساتویں شرط: انقیاد

زبان سے قبول کیا، لیکن اس پر عمل نہیں کیا۔ تو صرف زبان سے اقرار کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ اس لئے ساتویں شرط ہے کہ لا الہ الا اللہ اور اس کے تقاضوں کے ساتھ عملی اتباع کرنا۔ جس کی ضد چھوڑنا ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴾

''اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔'' (لقمان:22)

اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا ہے اور کلمہ توحید کے تقاضوں پر عمل کرنا۔ اسے کہتے ہیں الانقیاد۔

آٹھویں شرط: طاغوت کا انکار کرنا

لا الہ الا اللہ کے اقرار کے ساتھ ساتھ باطل معبودوں کا انکار کرنا بھی لازمی ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا

﴿وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

''اس لئے جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

(البقرہ:256)

طاغوت ہر اس چیز کا نام ہے، جس کی عبادت کی گئی اور وہ اس پر راضی ہو۔ پتھر تو راضی نہیں ہوسکتا۔ نہ سورج، نہ چاند۔ تو جس نے ان کو معبود بنایا، وہ خود طاغوت ہے۔ لیکن انبیاء کو، فرشتوں کو، اللہ تعالی کے اولیاء کو معبود بنایا گیا، اور وہ ان سے راضی نہیں ہیں، وہ طاغوت نہیں ہیں۔ لیکن جو شخص اپنی عبادت کرواتا ہے، اور اس پر راضی بھی ہوتا ہے، تو وہ طاغوت ہے۔ اور آج آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو شیخ الاسلام کا درجہ دے دیا گیا ہے، اور وہ لوگوں کو سجدے کرواتے ہیں، یہ وہ طاغوت ہیں جن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ﴾

''اس لئے جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا''۔ (البقرہ:256)

مضبوط کڑے کو تھام نہیں سکتے جب تک کہ ہر باطل معبود سے براءت کا اظہار نہ کریں اور اس کا انکار نہ کریں۔

ان شرطوں سے معلوم ہوا کہ کلمہ توحید صرف زبان سے اقرار کا نام نہیں بلکہ دلی علم، یقین، اخلاص، محبت، سچائی، قبول، انقیاد، اور ہر باطل معبود کا انکار کرنے کے ساتھ اس کی عملی اتباع بھی ضروری ہے۔

کلمہ توحید کی شرطوں پر عمل نہ کرنے والوں کی بعض مثالیں

بعض ایسے لوگ دنیا میں آئے ہیں جنہوں نے کلمہ توحید کی شرطوں پر عمل نہیں کیا۔ لا الہ الا اللہ کے بارے میں صرف دل سے یہ جاننا کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ہے، کافی نہیں ہے۔

پہلی مثال: ابوطالب

ابوطالب جو نبی کریم ﷺ کے چچا تھے۔ اپنے دل سے جان چکے تھے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ہے۔ لیکن نہ زبان سے اقرار کیا اور نہ دل سے قبول کیا، نہ عمل سے انقیاد کیا، نہ محبت تھی، نہ

اخلاص تھا، نہ سچائی تھی۔ یہ ساری شرطیں نہیں تھیں، اور نہ ہی باطل معبودوں کا انکار کیا۔تو صرف دل سے اس کو جاننے کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔علم، علم ہی رہا۔اس کا فائدہ نہ ہوا۔ابو طالب کہتے ہیں، معروف شعر ہے، جو سیرت ابن ہشام میں، شرح عقیدہ الطحاویۃ اور دیگر علماء نے اس کا ذکر کیا ہے۔'' کہ میں نے جان لیا کہ محمد کا دین سچا ہے۔ بلکہ سب سے بہترین دین ہے۔دنیا میں جتنے بھی ادیان ہیں، سب سے بہترین دین محمد کا ہے۔لیکن مجھے یہ ڈر ہے، یہ خدشہ ہے، کہ اگر میں مان لوں تو میری مذمت کی جائے گی اور لوگ مجھے برا بھلا کہیں گے تو میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں۔''

جب اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر ﷺ اپنے چچا کے قریب ان کی زندگی کے آخری لمحات میں گئے تو آخری بات کیا تھی ابو طالب کی زبان پر، ابو جہل ایک طرف بیٹھا تھا اور دوسری طرف اس کا دوسرا مشرک اور بدکار ساتھی۔ایک طرف نبی کریم ﷺ کھڑے ہیں اور کہتے ہیں :اے چچا! ایک دفعہ کہہ دیں کہ لا الہ الا اللہ۔میرے پاس کوئی حجت تو ہو اللہ تعالی کے ہاں، میں آپ کی سفارش تو کرسکوں۔ابو جہل بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ آپ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیں گے؟ کیا چھوڑ دو گے عبد المطلب کے دین کو؟ آخری الفاظ یہ کہے کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں۔اللہ تعالی کے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

''أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ''

دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا، اور اسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا۔''(مسلم:214)

ایک روایت میں ہے، جہنم کے صرف دو انگارے رکھے جائیں گے، جہنم کا ایک جوتا پہنایا جائے گا، پس اس عذاب سے دماغ اُبل جائے گا۔ابو طالب ایمان پر نہیں مرا بلکہ کفر پر مرا ہے۔بعض لوگوں کو بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔واضح حدیث ہے صحیح مسلم کی۔تو کیا نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ نے جھوٹ کہا؟ نعوذ باللہ! کیا ہم ان مولویوں کی باتوں کو سنیں اور مان لیں اور اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کو جھٹلا دیں؟ عجب سی بات ہے، واللہ! ابو طالب نے دل سے مان لیا تھا لیکن لا الہ الا اللہ کی شرطوں کو پورا نہیں کیا، اسی لئے ابو طالب کفر پر مرا ہے۔

دوسری مثال: عبداللہ بن ابی سلول

زبان اور عمل سے اقرار کیا لیکن دل سے انکار کیا۔ ایسے لوگ بھی دنیا میں آئے ہیں، شاید آج بھی موجود ہوں، جو زبان اور عمل سے تو اقرار کرتے ہیں لیکن دل سے انکار کر دیتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی سلول منافقین کا سردار تھا۔ زبان سے کلمہ پڑھا، عمل سے نماز بھی پڑھتا تھا، روزہ بھی رکھتا تھا، حج بھی کرتا تھا، زکوۃ بھی دیتا تھا، تو زبان سے اقرار بھی ہے اور جسم سے عمل بھی ہے، لیکن دل سے یقین نہیں ہے، دل سے اس شخص نے جھوٹا کلمہ پڑھا اور منافقوں کا سردار ٹھرا، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴾

''منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔'' (النساء:145)

کلمہ توحید کا خلاصہ

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا معنی ہم نے جان لیا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ کلمہ توحید کے دو ارکان ہیں۔ نمبر ایک (لا الہ) یہ پہلا حصہ ہے۔ یعنی ہر باطل معبود کا انکار کرنا۔ دوسرا رکن ہے اثبات، اور یہ ہمیں ملتا ہے کلمہ توحید کے دوسرے حصے (الا اللہ) میں۔ کلمہ توحید کی شرطیں آٹھ ہیں: علم، یقین، اخلاص، محبت، سچائی، قبول، انقیاد اور طاغوت کا انکار کرنا۔

کلمہ توحید کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ

کلمہ توحید کے تعلق سے بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ اہل قبلہ کے نزدیک الہ کے معنی میں اختلاف ہے۔ اہل قبلہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئے۔

پہلا گروہ: الہ کا معنی = خالق، رازق اور تدبیر کرنے والا

ایک گروہ نے کہا کہ لا الہ الا اللہ میں الہ کا معنی ہے خالق، رازق، اور تدبیر کرنے والا۔ یہ لوگ جہمی، معتزلی، اشعری اور ماتریدی گروہ کے نام سے معروف ہیں۔ یہ آج بھی موجود ہیں۔ ان کے نزدیک الہ کا معنی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق، کوئی مالک اور کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، یہ معنی کیوں غلط ہے؟

پہلا جواب :اس معنی کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالی نے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں۔اور نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم السلام کو مبعوث فرمائے۔اللہ تعالی نے اپنی کتابیں کیوں نازل فرمائیں؟ اپنے پیغمبر کو کیوں بھیجے؟ جتنے بھی رسول آئے ہیں، کیا وہ یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ جان لو کہ تمہارا خالق، مالک، اللہ تعالی ہے؟ یہ بات ابوجہل اور ابولہب بھی جانتے تھے۔

دوسرا جواب :یہ معنی توحید ربوبیت کا معنی ہے۔کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق، مالک، رازق نہیں۔

تیسرا جواب : اس معنی کا اقرار تو مشرکین عرب، ابوجہل اور ابولہب بھی کرتے تھے۔لیکن اس کے باوجود وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا یہ معنی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق، مالک اور تدبیر کرنے والا نہیں، غلط ہے۔

دوسرا گروہ :الہ کا معنی = فیصلہ کرنے والا

کلمہ توحید میں الہ کا معنی ہے حاکم۔یعنی فیصلہ کرنے والا۔اور یہ معنی خوارج کا معنی تھا۔خوارج وہ گروہ ہے جو سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف نکلا۔اور صحابہ کرام پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ان کے خلاف جنگیں کیں۔عبد الرحمن بن ملجم ان کے سرداروں میں سے تھا۔معروف شخص ہے جس نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا۔یہ مردود اور ملعون بندہ خوارج میں سے تھا۔ان لوگوں کا نعرہ کیا تھا؟ کیوں نکلے تھے صحابہ کرام کے خلاف؟ اس لئے کہ وہ الہ کا معنی یہ لیتے تھے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔فیصلہ اور حاکمیت اللہ تعالی کا حق ہے۔کیا سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ نہیں جانتے تھے؟ صحابہ کرام نہیں جانتے تھے؟ یہ بعد میں آنے والے لوگ کیا ان لوگوں سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں؟ سبحان اللہ، تو یہ معنی بھی غلط ہے۔

پہلا جواب :اس معنی کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالی نے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں۔اور نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم السلام مبعوث فرمائے۔

دوسرا جواب : یہ معنی توحید ربوبیت اور الوہیت میں شامل ہے۔حاکمیت اللہ تعالی کی ہے بلکہ تینوں توحید میں توحید الوہیت، توحید ربوبیت، توحید اسماء وصفات میں بھی یہ معنی کہ اللہ تعالی حاکم ہے، شامل ہے۔اللہ تعالی حکمت والا ہے۔الحاکم، الحکیم اللہ تعالی کا نام ہے۔حکمت اللہ تعالی کی صفت ہے۔اور

توحید ربوبیت میں حاکم فیصلہ کرنے والا ہے۔حکم اللہ تعالی کا چلتا ہے اور جب اللہ تعالی کے سامنے سر جھکا کر ہم یہ مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔تو ہم عبادت بھی کرتے ہیں۔

تیسرا جواب : یہ معنی اہل بدعت کا بیان کردہ ہے۔جیسا کہ میں نے کہا خوارج کا بیان کردہ معنی ہے اور اہل بدعت کے جتنے بھی بیان کردہ الہ کے معنی ہیں،سب غلط ہیں۔اللہ تعالی معبود برحق ہے۔یہی حق معنی ہے۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالی کے سوا کوئی حاکم نہیں،غلط ہے۔

تیسرا اور چوتھا گروہ : الہ کا معنی = معبود اور موجود

بعض لوگوں نے کہا کہ الہ کا معنی معبود ہے اور بعض نے کہا موجود ہے اور یہ دونوں معنی جہمی اور صوفی کے ہیں اور ان کی مختلف کتابوں میں کلمہ توحید کے معنی کو تین قسموں میں بیان کیا گیا ہے۔مبتدی کے لئے لا الہ الا اللہ میں الہ کا معنی معبود ہے۔متوسط کے لئے مقصود ہے اور منتہی کے لئے موجود ہے۔ مختلف تصوف کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔یہ معنی کیوں غلط ہیں؟

پہلا جواب معبود کے متعلق : اللہ تعالی نے سچے اور جھوٹے معبود کو الگ الگ کرنے کے لئے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور پیغمبر علیہم السلام مبعوث فرمائے۔

پیغمبر کیوں آئے؟ کتابیں کیوں نازل ہوئیں؟ جو بنیادی درس ہے۔جو بنیادی پیغام ہے کلمہ توحید کا۔اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔اگر الہ کا یہ معنی ہوتا کہ سارے معبود، تو معبود تو بہت سارے تھے۔درخت کی عبادت کی گئی، پتھروں کی عبادت کی گئی، انبیاء اور اولیاء کو بھی پکارا گیا اور ان کی عبادت کی گئی۔تو پھر کون الگ الگ کرے کہ سچا معبود کون سا ہے اور جھوٹا معبود کونسا ہے۔اللہ تعالی نے اس فرق کو پہچاننے کے لئے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور اپنے رسول علیہم السلام کو بھیجا۔

دوسرا جواب معبود کے متعلق : حقیقت کے خلاف ہے۔کہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کی گئی۔قرآن اور صحیح احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ باطل معبودوں کی عبادت کی گئی۔چاند، سورج، درخت، بتوں، پتھروں، انبیاء اور فرشتوں کو اللہ تعالی کے سوا پکارا گیا اور ان کی عبادت کی گئی۔

تیسرا جواب معبود کے متعلق : اس معنی میں اس بات کا پیغام ہے کہ سارے معبود صحیح ہیں اور وہ اللہ ہیں، نعوذ باللہ!

چوتھا جواب معبود کے متعلق : وحدت الوجود اور وحدت الحلول کی طرف پہلا قدم ہے۔

یہ جاننا کہ سب کچھ اللہ ہے، اسے کہتے ہیں وحدت الحلول۔تو وحدت الحلول اور وحدت الوجود کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے الہ کا معنی معبود سمجھا ہے۔کہ سارے معبود حق پر ہیں۔نعوذ باللہ۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں غلط ہے۔یہ ہم نے جان لیا ہے، اس کے ساتھ برحق کا لفظ ہونا ضروری ہے۔اگر صرف معبود کہتے ہیں، تو یہ معنی صحیح نہیں ہے۔ وجوہات اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔

پہلا جواب موجود کے متعلق :اس معنی کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالی نے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں۔اور نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم السلام مبعوث فرمائے۔

دوسرا جواب موجود کے متعلق : وحدت الوجود، وحدت الحلول کی بنیاد ہے۔پہلے تو یہ کہا کہ ہر چیز اللہ ہے۔نعوذ باللہ، پھر ایک قدم آگے بڑھے، اور کہا کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے۔

تیسرا جواب موجود کے متعلق : کفر یہ عقیدہ ہے۔اللہ تعالی ہم سب کو کفر اور بدعات سے محفوظ فرمائے۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالی کے سوا کوئی موجود نہیں، غلط ہے۔

پانچواں گروہ :الہ کا معنی=معبود برحق

یہ معنی اہل سنت والجماعت کا معنی ہے۔اگر آپ سنی ہیں، اہل سنت والجماعت سے آپ کا تعلق ہے تو آپ کے نزدیک یہ معنی ہونا چاہئے کہ الہ کا معنی معبود برحق ہے۔یہی ایک ہی معنی سچ اور حق ہے۔

خلاصہ کلام

کلمہ توحید کا معنی، مفہوم، ارکان، اور شروط اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا ہے۔ہم بہت سارے خیر سے محروم تھے۔ایک بڑی کمی تھی۔ہماری زندگی میں کہ کلمہ توحید کے معنی کو جاننا، سمجھنا اتنا آسان تھا اور ہم اس سے اتنی دور تھے۔سبحان اللہ! تو آج ہم نے جان لیا کہ کلمہ توحید کا معنی کیا ہے۔صحیح مفہوم کیا ہے۔ارکان وشروط کیا ہیں۔ارکان اور شروط کو جاننے کی کیا ضرورت ہے اور کیا اہمیت ہے۔ابوجہل، ابو طالب اور عبداللہ بن ابی سلول میں کیا فرق ہے؟ابوجہل یہ جانتا تھا، کہ اللہ تعالی واحد رازق، واحد خالق ہے، مالک ہے۔تو پھر کیوں مسلمان نہیں ہوا؟ ابو طالب نے دل سے جانا، کہ اللہ واحد معبود برحق ہے۔لیکن زبان اور عمل سے اقرار نہیں کیا۔تو وہ بھی کافر ٹھہرا۔عبداللہ

بن ابی سلول زبان سے بھی اقرار کر چکا تھا، عمل سے بھی اقرار کیا، لیکن دل سے نہیں مانا، تو منافقوں کا سردار ٹھہرا۔ وہ بھی کفر پر مرا۔ ہم مسلمان ہیں، ہماری سلامتی، ہماری بنیاد کلمہ توحید میں ہے۔

کلمہ توحید کے تعلق سے ہم نے یہ جان لیا کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہے اور کلمہ شہادت میں ہم گواہی دیتے ہیں توحید کی۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ تو دونوں (کلمہ توحید اور کلمہ شہادت) میں فرق ہے۔ کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ نہیں ہے۔ بلکہ لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے۔ شہادت کی آٹھوں شرطیں موجود ہیں۔ شہادت بنیادی علم ہے۔ علم کی بنیاد یقین پر ہوتی ہے۔ یقین کی بنیاد اخلاص پر ہوتی ہے۔ اخلاص سچائی کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اس طریقے سے سچائی محبت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ پھر قبول ہے، انقیاد ہے، کفر باطاغوت ہے۔ یہ سارے کے سارے اشہد میں موجود ہیں۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں، کہ جو ہم نے پڑھا ہے، جو ہم نے سمجھا ہے، اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ کلمہ توحید کو آگے بھی سکھائیں۔ لوگوں کو، اپنے گھر والوں کو، اپنے دوست احباب کو، اپنے قریبی رشتہ داروں کو اور پڑوسیوں کو سمجھائیں۔ واللہ اگر اللہ تعالی آپ کی وجہ سے ایک شخص کو بھی راہ راست پر لگا دیتا ہے، اسے ہدایت دیتا ہے، تو ساری دنیا کی نعمتیں ایک طرف اور یہ نعمت ایک طرف۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن اور سنت پر چلنے، سلف الصالحین کے منہج پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ کلمہ توحید پر عمل کرنے کی، اس کی طرف دعوت دینے کی، اور اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

نوٹ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (کلمہ توحید : لا الہ الا اللہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ اور قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

جزاکم اللہ خیرا

ashabulhadith

ashabulhadithclips

00966 59 468 129

00966 50 179 3200

00966 54 561 0557

ashabulhadith

Dailymotion

اصحاب الحدیث
ASHABULHADITH.COM

ہماری دعوت

قرآن

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

(سورة الأعراف :3)

تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے

+

سنت

قال رسول الله ﷺ : خَلَّفتُ فِيكمْ شَيئينِ لنْ تَضِلُّوا بعدَهُمَا : كتابَ اللهِ و سُنَّتِي

(صحيح الجامع, الرقم:3232)

رسول ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے بیچ دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

+

سلف صالحین کی سمجھ

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا

(سورة النساء :115)

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ ﷺ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

سلفی دعوت